جب حکمت پوشیدہ ہو

زندگی اکثر ہمیں ایسی غیر متوقع، حیران کن اور ناپسندیدہ صورتحال میں ڈال دیتی ہے جہاں پیش آنے والے حالات کی وجہ فوری طور پر واضح نہیں ہوتی۔ بیماری، محرومی، تاخیر یا دھوکا اس وقت ناقابلِ برداشت معلوم ہوتے ہیں جب ان سے کوئی واضح بھلائی برآمد ہوتی نظر نہ آئے۔ ایسے لمحات میں ایمان ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم اپنی محدود نظر کو خدائی حکمت کی عدم موجودگی نہ سمجھ لیں۔

انسانی بصارت کی محدودیت

ہمارا فہم ایک چھوٹی کھڑکی سے جھانکنے کی مانند ہے—ہم صرف چند ٹکڑے دیکھتے ہیں، پوری تصویر نہیں۔ اس کے برعکس، اللہ کی حکمت ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے—حال، ماضی اور مستقبل۔ جب ہم کسی واقعے کے مقصد کو سمجھنے کی جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا کوئی مقصد نہیں، بلکہ یہ ہے کہ ہم ابھی اسے مکمل طور پر دیکھنے کے قابل نہیں ہوئے۔

قرآنِ کریم ہمیں یاد دلاتا ہے:

"...یہ بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور تمھارے لیے وہی بہتر ہو، اور بالکل ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لیے بری ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے اور (اِس طرح کی بہت سی چیزوں کو) تم نہیں جانتے۔" (البقرۃ 2:216)

بھروسے کا امتحان

ایمان کا اصل امتحان تب ہوتا ہے جب ہمیں متاثر کرنے والے واقعات کے پیچھے چھپی حکمت ہم سے پوشیدہ ہو۔ جب نعمتیں واضح ہوں تو شکر گزاری آسان ہوتی ہے، لیکن جب نعمتیں آزمائشوں کے لبادے میں ہوں تو یہ مشکل ہو جاتا ہے۔ ان لمحات میں اللہ پر توکل مومن کا سہارا بن جاتا ہے: یہ یقین کہ وہ ذات جو رحیم، حکیم، قدیر اور علیم ہے، بغیر کسی مقصد کے کوئی کام نہیں کرتی۔

تکلیف میں پوشیدہ رحمت

کبھی کبھی آزمائشیں فریب کے پردے چاک کر دیتی ہیں، شکر گزاری کو بیدار کرتی ہیں یا دل کو پاک کر دیتی ہیں۔ دیگر اوقات میں یہ ہمیں ان راستوں کی طرف لے جاتی ہیں جن کا انتخاب ہم خود نہ کرتے، لیکن وہ ہماری ترقی اور بلندی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، غم، ملال، اذیت یا دکھ پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے ایک کانٹا بھی چبھے، تو اللہ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ ہر مشکل خود بخود ثواب لاتی ہے، بلکہ جب ایک مومن صبر، شکر اور ایمان کے ساتھ ردِعمل دیتا ہے، تو وہ سختی پاکیزگی اور تطہیر کا ذریعہ بن جاتی ہے—گناہوں کو مٹاتی اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ واقعہ ایک امتحان ہے؛ انسان کا ردِعمل ہی اسے اجر کا مستحق بناتا ہے۔

فوری وضاحت طلب کرنے کا خطرہ

جب ہم ہر چیز کو فوری طور پر سمجھنے پر اصرار کرتے ہیں، تو ہم تکبر اور مایوسی کے خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ تکبر اس لیے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ (معاذ اللہ) اللہ ہمیں وضاحت دینے کا پابند ہے؛ اور مایوسی اس لیے کہ وضاحت کے بغیر ہم امید کھو دیتے ہیں۔ قرآن (الحج 22:11-15) ان لوگوں سے خبردار کرتا ہے جو اللہ کی عبادت شرائط پر کرتے ہیں—جب حالات ان کی مرضی کے مطابق ہوں تو خوش رہتے ہیں، لیکن آزمائش آتے ہی منہ موڑ لیتے ہیں۔

پوشیدہ حکمت کے ساتھ جینا

غیر متوقع حالات میں باایمان زندگی گزارنے کا مطلب ہے:

- حالات کو اللہ کے عظیم تر منصوبے کے حصے کے طور پر قبول کرنا۔
- مکمل وضاحت کا مطالبہ کیے بغیر ان سے اسباق اور اپنی ذمہ داریاں تلاش کرنا۔
- اس بات پر بھروسہ کرنا کہ اللہ کے اذن سے ہونے والی کوئی بھی چیز اس کی رحمت، علم، قدرت اور حکمت سے باہر نہیں۔
- اس امید پر قائم رہنا کہ وہ حکمت جو ابھی پوشیدہ ہے، اگر اس دنیا میں ظاہر نہ ہوئی تو آخرت میں ضرور دکھا دی جائے گی۔

غور و فکر کی مشق: غیب پر بھروسہ

اپنی زندگی کے کسی ایسے غیر متوقع واقعے کے بارے میں سوچیں جس کی وجہ اب تک واضح نہیں ہو سکی—کوئی ناکامی، تاخیر یا ایسی سختی جو آپ کو مسلسل الجھائے ہوئے ہے۔

1. اس واقعے کے بارے میں جو کچھ آپ کو پریشان کن یا تکلیف دہ لگتا ہے، اسے لکھیں۔
2. اب اپنا زاویۂ نگاہ تبدیل کریں: اگر آپ یہ تسلیم کر لیں کہ اللہ کا علم، حکمت اور رحمت کام کر رہی ہے—خواہ آپ کو نظر نہ آئے—تو اس صورتحال کے ساتھ جینے کے لیے کون سے نئے امکانات پیدا ہوتے ہیں؟

3. آخر میں، بھروسے پر بنی ایک مختصر جملہ لکھیں، جیسے: **"میں ابھی اس کی حکمت نہیں دیکھ پا رہا، لیکن میں اللہ کی حکمت پر بھروسہ کرنے کا انتخاب کرتا ہوں، اور میں صبر اور ذمہ داری کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھوں گا۔"**

یہ چھوٹی سی مشق اس معمے کو حل تو نہیں کرتی، لیکن یہ توکل کا وہ بیج بو دیتی ہے جو دل کو اس وقت تک مضبوط رکھتا ہے جب تک کہ وضاحت سامنے نہ آجائے—خواہ اس دنیا میں یا اگلی زندگی میں۔